70530 ـ کیا وضوء میں سر کے کچھ حصہ کا مسح کرنا کافی ہے ؟

سوال

کیا وضوء میں سر کی پچھلی طرف تھوڑے سے حصے کا مسح کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمانوں کا اجماع ہے کہ وضوء میں سر کا مسح کرنا واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوؤ تو اپنے چہرے اور کہنیوں تك ہاتھ دھو لو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے ٹخنوں تك اپنے پاؤں دھوؤ المآئدۃ (6).

فقہاء کرام اس پر متفق ہیں کہ سارے سر کا مسح کیا جائے، لیکن اس میں اختلاف ہے کہ مکمل سر کا مسح کرنا واجب ہے یا نہیں ؟

مالکی اور حنبلی سارے سر کا مسح کرنا واجب قرار دیتے ہیں.

اور حنفی اور شافعی کہتے ہیں کہ سر کے کچھ حصے کا مسح کرنا بھی کافی ہے.

مالکیہ اور حنابلہ نے کئی ایك دلائل سے استدلال کیا ہے:

1 ـ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اپنے سروں کا مسح کرو . اس میں سارا سر شامل ہے، اور یہ آیت اور اپنے سروں کا مسح کرو بھی تیمم کی آیت:

پاکیزہ مٹی سے تیمم کرو اور اپنے چہروں اور ہاتھ کا اس سے مسح کرو .

کی طرح ہی ہے، چنانچہ تیمم میں سارے سر کا مسح کرنا واجب ہے، تو اسی طرح یہاں سر کا مسح بھی پورا کرنا ہوگا.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (21 / 125).

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" سر کے کچھ حصے کا مسح کرنے والے کے متعلق فقہاء کرام کا اختلاف ہے، چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں: پورے سر کا مسح کرنا فرض ہے، اگر اس نے سر کا کچھ حصہ چھوڑ دیا تو وہ اسی طرح ہے جس طرح کوئی شخص چہرے کا کچھ حصہ نہ دھوئے، امام مالک کا یہ مسلك معروف ہے، اور ابن علیہ کا قول بھی یہی ہے وہ کہتے ہیں:

اللہ تعالی نے وضوء میں اسی طرح سر کا مسح کرنے کا حکم دیا ہے جس طرح تیمم میں مٹی کے ساتھ چہرے کا مسح کرنے اور وضوء میں چہرہ دھونے کا حکم دیا ہے.

فقہاء اس پر متفق ہیں کہ وضوء میں چہرے کا کچھ حصہ دھونا جائز نہیں، اور نہ ہی تیمم میں چہرے کے بعض حصے پر مسح کرنا، تو سر کا مسح بھی اسی طرح ہے " انتہی.

دیکھیں: التمہید (20 / 114).

2 ـ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل اور عمل سے استدلال کیا ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ آپ نے سر کے کچھ حصہ کا مسح کرنے پر اکتفا کیا ہو.

احناف اور شافعیہ نے بھی کئی ایك دلائل سے استدلال کیا ہے:

1 ـ فرمان باری تعالی ہے:

اور اپنے سروں کا مسح کرو .

ان کا کہنا ہے کہ یہاں باء تبعیض کے لیے ہے، گویا کہ اللہ تعالی کا فرمان اس طرح ہے: اور اپنے سر کے بعض حصے کا مسح کرو.

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہاں باء تبعیض کے لیے نہیں، بلکہ باء الصاق کے معنی میں ہے، اور الصاق کا معنی یہ ہے کہ جس پانی کے ساتھ سر کا مسح کیا جائے اس کا سر کے ساتھ لگنا ضروری ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی (21 / 123).

2 ـ مسلم شریف کی درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی اور پگڑی پر مسح کیا

"

صحیح مسلم حدیث نمبر (247).

ان کا کہنا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی کا مسح کرنے پر اکتفا کیا، اور یہ سر کا اگلا حصہ ہے.

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی کا مسح کیا، اور پگڑی پر مسح مکمل کیا، اور پگڑی پر مسح کرنا سر پر مسح کرنے کے قائم مقام ہے.

زاد المعاد میں ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" کسی ایک حدیث میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں کہ انہوں نے سر کے کچھ حصہ پر مسح کرنے پر اکتفا کیا ہو، لیکن جب اپنی پیشانی پر مسح کیا تو پگڑی پر مسح مکمل کیا " انتہی.

دیکھیں: زاد المعاد (1 / 193).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" یہاں پیشانی پر مسح اس لیے اکتفا کر گیا کیونکہ اس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پگڑی پر مسح کیا تھا، چنانچہ صرف پیشانی پر مسح کرنے پر دلالت نہیں ہے " انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 178).

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ دونوں میں راجح قول یہی ہے کہ وضوء میں پورے سر کا مسح کرنا واجب ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

27 وضوء میں سارے سر کا مسح کرنا واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اپنے سروں کا مسح کرو.

اور بخاری و مسلم کی حدیث میں عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالی عنہ وضوء کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح کیا تو اپنے ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے "

اور ايك روايت كے الفاظ ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سر كے اگلے حصہ سر شروع كيا حتى كہ دونوں ہاتھ اپنى گدى تك لے گئے، پھر ہاتھ وہيں لے آئے جہاں سے شروع كيا تھا " انتہى.

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (5 / 2).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" اگر صرف اپنى پيشانى پر مسح كرے اور باقى سر پر نہ كرے تو يہ مسح كفائت نہيں كريگا، كيونكہ فرمان بارى تعالى ہے:

اور اپنے سروں كا مسح كرو المآئدة (6).

اللہ تعالى نے يہ نہيں فرمايا كہ: اپنے سروں كے كچھ حصے كا مسح كرو. انتہى.

ديكھيں: الشرح الممتع (1 / 187).

سر كا مسح كرنے كا طريقہ سوال نمبر (45867) كے جواب ميں بيان ہو چكا ہے، اس كا مطالعہ كر ليں.

واللہ اعلم .